خلقت مبراً من کل عیب کا نگ خلقت کما تشاء

پیکر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

▼ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی ▼

بزم عشاق

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد
0300-6661755

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذبالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

یایها الناس قدجآء کم برهان من ربکم وانزلنآ الیکم نورا مبینا

اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی کھلی دلیل آئی اور ہم نے تمہارے پاس روشن نور اتارا

(پارہ ۶، نساء ۲۴ آیت نمبر ۱)۔

محترم قارئین کرام! ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو اخلاقی اور جسمانی دونوں اعتبار سے بے عیب اور بے مثل پیدا فرمایا یعنی آپ ﷺ کی تمام عادتیں اور جسم کا ہر حصہ عیب سے پاک تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی سیرت اور صورت کے اعتبار سے نہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کو آپ ﷺ جیسا پیدا فرمایا اور نہ قیامت تک کوئی آپ ﷺ جیسا ہوگا۔ جیسا کہ کمال الدین الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لم یخلق الرحمن مثل محمد ابدا وعلمی انه لا یخلق "اللہ نے محمد ﷺ جیسا کسی کو پیدا نہیں کیا اور مجھے یقین ہے کہ پیدا نہیں کرے گا"۔ مزید تفصیل ہماری کتاب "جیسے میرے محبوب ﷺ ہیں ایسا نہیں کوئی" میں ملاحظہ فرمائیں)۔

حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک قصیدہ رحمت دو جہاں ﷺ کو سناتے ہوئے اس میں عرض کیا۔ خلقت مبراء من کل عیب کانك خلقت کماتشاء "اے پیارے محبوب آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو آپ ہی کی مرضی کے مطابق پیدا کیا گیا ہے"۔ مزید تفصیل ہماری کتاب "میرے محبوب کو محبوب ہے محبوب ﷺ کی صورت" میں ملاحظہ فرمائیں)۔

یہاں اللہ کریم کے پیارے محبوب ﷺ کے بے عیب جسم کے حصوں اور ان کی برکتوں کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن کو جان کر مسلمان کا ایمان تازہ ہوتا ہے اور محبوب کریم ﷺ سے محبت پیدا ہوتی ہے جو ایمان کے کمال کا ذریعہ ہے۔

گیسوئے محبوب ﷺ

محبوب کریم ﷺ کے سر کے بال نہ بہت گھونگر والے تھے اور نہ بہت سیدھے تھے۔ داڑھی کے بال بہت گھنے تھے سر اور داڑھی کے بال بہت کالے تھے، عمر کے آخری حصے میں قریباً بیس سال سفید ہو گئے تھے۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاہ خوباں ﷺ نے حج سے فارغ ہو کر اپنے بال کٹوائے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر دیئے اور فرمایا۔ اقسمه بین الناس "اے طلحہ! ان بالوں کو لوگوں میں بانٹ دو"۔ دوسری حدیث میں ہے جس کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی نے بیان کیا کہ جب محبوب کبریاء ﷺ اپنے بال بنواتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے

چاروں طرف بیٹھ جاتے تھے۔ فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل'' اور وہ یہی چاہتے تھے کہ آپ کا ہر بال کسی نہ کسی کے ہاتھ میں ہی گرے''۔

حاکم کائنات ﷺ کا اپنے بالوں کو تقسیم کرنا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا بالوں کو لینے کی کوشش کرنا۔ ان دونوں باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بال عام انسانوں جیسے بال نہ تھے بلکہ یہ اس لائق تھے کہ ان کی عزت و احترام کیا جائے اور ان کی برکتوں کو حاصل کیا جائے جس کا اندازہ مالک دوجہاں ﷺ کے اس اشارے سے بھی ہوتا ہے جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ شعرہ یقول من اذی شعرۃ من شعری فالجنۃ علیہ حرام ''راحت جاں ﷺ سے میں نے سنا' آپ اپنا ایک بال ہاتھ میں لئے ہوئے فرمارہے تھے جس نے میرے بالوں میں سے ایک بال کو بھی تکلیف دی اس پر جنت حرام ہے''۔

بال کو تکلیف دینے کا مطلب یہ ہے کہ بال کی بے ادبی کی اس کو عام انسانوں جیسا ایک بیکار بال سمجھا تو ایسے شخص کے لئے جنت حرام ہوگئی کیونکہ اس نے بال کی بے ادبی کر کے حقیقت میں محبوب کبریاء ﷺ کی بے ادبی اور توہین کی اور آپ ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے جس کے لئے جنت یقیناً حرام۔ ذرا اندازہ لگایئے کہ جان کائنات ﷺ کے ایک بال کی توہین کتنا بڑا جرم ہے جس سے ایمان ہی رخصت ہوگیا۔ اسی لئے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لاتکون عندی شعرۃ منہ احب الی من الدنیا ومافیھا ''میرے پاس رحمت دوجہاں ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال کا ہونا پوری دنیا اور اس کی ہر چیز سے زائد پیارا ہے''۔

صحابہ کرام روح کائنات ﷺ کے بالوں کا جو احترام کرتے تھے اور ان کو جس قدر برکت والا سمجھتے تھے اس کا اندازہ اس سے کیجئے کہ حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس محبوب کریم ﷺ کا ایک بال تھا۔ آپ نے فرمایا جب میں مرجاؤں تو اس بال کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مجھ پر خاص فضل فرمائے۔ اسی طرح حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت کی کہ راحت جاں ﷺ کے بال اور ناخن میرے کفن میں رکھ دیئے جائیں۔

محبوب کریم ﷺ کے بالوں کی برکت اور فائدہ معلوم کرنے کے لئے اس واقعہ کو بھی غور سے سمجھئے۔

☆ حضرت عثمان ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے شاہ خوباں ﷺ کا ایک بال چاندی کی ایک نلکی میں رکھا ہوا تھا جب کوئی بیمار ہوتا اور ام المومنین رضی اللہ عنہا کو خبر ہو جاتی تھی تو وہ اس بال کو پانی میں ڈال کر ہلا دیتی تھیں اور پانی بیمار کو پلا دیتی تھیں جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرما دیتا تھا۔

☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے حالات سے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کی ساری بہادری اور فتح و

کامرانی کا ذریعہ روح کائنات ﷺ کا مبارک بال ہی تھا جو ان کی ٹوپی میں سلا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ جنگ یرموک میں آپ ایک مشہور بہادر نسطور کا مقابلہ کررہے تھے کہ سر پر سے ٹوپی گر پڑی۔ آپ نے جان کی پروا کئے بغیر فوراً ٹوپی کو اٹھایا اور پھر مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ نسطور کو قتل کرڈالا بعد میں آپ کے ساتھیوں نے آپ سے پوچھا کہ ایسے خطرناک موقع پر آپ کو ٹوپی کی فکر کیوں ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ اس ٹوپی میں میرے آقا محبوب دوجہاں ﷺ کا برکت والا بال ہے جو حقیقت میں میری فتح کا ذریعہ ہے۔ میں اپنی جان سے زائد حفاظت اس مقدس بال کی کرتا ہوں۔

بہرحال ہمارے آقا و مولا ﷺ کے بالوں کو بھی اللہ قادر و کریم نے ایسا مقدس اور برکت والا بنایا کہ ان سے بیماروں کو شفا اور مجاہدوں کو فتح اور کامرانی نصیب ہوتی ہے اور ان کا ادب و احترام مغفرت کا ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کے یہ برکت والے بال اب بھی دنیا میں بہت سے لوگوں کے پاس موجود ہیں اور محبت والے مسلمان بڑی محبت سے ان بالوں کی زیارت کرتے اور ان سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ مزید تفصیل ہماری کتاب ''گیسوئے محبوب ﷺ'' اور ''محبت اور علامات محبت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

چہرہ انور

محبوب دوجہاں ﷺ کا چہرہ بڑا ہی نورانی اور پیارا تھا جو کہ گول اور گوشت سے بھرا ہوا چمکدار تھا۔ اس نورانی چہرے کی تعریف عاشقوں نے کیسے کی ہے توجہ فرمائیں اور پیارے محبوب ﷺ کی خوبصورتی کا اندازہ لگائیے۔

☆ حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب محبوب کریم ﷺ مدینے تشریف لائے تو لوگ اپنا کاروبار چھوڑ کر آپ ﷺ کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے۔ میں بھی آیا اور میں نے آپ ﷺ کے چہرے کو غور سے دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ وجهه ليس بوجه الكذاب ''یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں ہے'' یعنی میں نے صرف چہرہ دیکھ کر آپ کے نبی ہونے کا یقین کرلیا۔

☆ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وجها و احسنتهم خلقا ''محبوب دوجہاں ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے''۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محبوب کریم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت اور اچھے رنگ والے تھے۔ جس کسی نے آپ ﷺ کی تعریف کی آپ ﷺ کو چاند جیسا کہا۔ آپ ﷺ کے چہرے پر جب پسینہ آتا تھا تو پسینہ کی بوند موتی کی طرح معلوم ہوتی تھی۔

☆ حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اذا سر استنار وجهه حتى كانه قطعة من القمر ''جب جان کائنات ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا''۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مارایت شیئا احسن من رسول الله صلی الله علیه وسلم کان الشمس تجری فی وجهه ''میں نے راحت جاں ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہ دیکھا' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج آپ ﷺ کے چہرے میں چل رہا ہے (یعنی چہرہ بہت ہی چمکدار تھا)''۔

☆ حضرت ہند ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یتلاء لؤ وجهه تلا لؤالقمر لیلة البدر ''آپ ﷺ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا''۔

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا رحمت دو جہاں ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا تو اپ نے فرمایا۔ لا بل کان مثل الشمس والقمر ''نہیں بلکہ محبوب ﷺ کا چہرہ مبارک سورج اور چاند کی طرح چمکدار تھا''۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ازهر اللون کان عرقه اللوء لوء ''شاہ خوباں ﷺ کا رنگ سفید روشن تھا چہرے پر پسینے کی بوند موتی کی طرح نظر آتی تھی''۔

☆ حضرت ربیع بنت معوذ صحابیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لو رأیته رأیت الشمس طالعة ''اگر ہم چہرے کو دیکھتے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے چمکتا ہوا سورج''۔

☆ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن میں رات کو کچھ سی رہی تھی کہ یک دم میرے ہاتھ سے سوئی گر پڑی۔ میں نے بہت تلاش کی لیکن چراغ کی کم روشنی سے نظر نہ آئی۔ فدخل رسول الله صلی الله علیه وسلم نبینت الابرة بشعاع نور وجهه ''کہ اسی وقت محبوب کریم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ کے چہرے کی چمک سے میں نے سوئی اٹھالی''۔

یہ تھیں محبت والے صحابہ کی باتیں جو انہوں نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کے چہرے کی تعریف میں لکھیں۔ واقعی سچا محبّ (محبت کرنے والا) وہی ہے جو طرح طرح سے اپنے محبوب کی تعریف ہی کرتا ہے۔ محبوب کبریاء ﷺ کی تعریف تو خود اللہ تعالیٰ بھی کرتا ہے اور ان سے محبت وتعریف ایمان کے لئے ضروری ہے۔ تو وہ لوگ سچے مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں جو محبوب کریم ﷺ کی تعریف کرنے کے بجائے ان کے اندر عیب نکالنے کی کوشش کریں۔ بہر حال حسن کامل ﷺ کا چہرہ مبارک چمکدار اور بہت ہی خوبصورت تھا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کا پورا حسن اور خوبصورتی ظاہر نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے صرف آپ ﷺ کا اتنا حسن ظاہر کیا کہ جس کو لوگوں کی آنکھیں دیکھ سکیں۔ اگر آپ ﷺ کی پوری خوبصورتی ظاہر ہو جاتی تو آپ کے چہرے پر نظر ڈالنا بھی مشکل ہو جاتا۔ جیسا کہ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لم یظهر لنا تمام حسنه صلی الله علیه وسلم لانه لوظهر تمام حسنه لما اطاقت

اعینا رویته صلی الله علیه وسلم ''کہ محبوب کریم ﷺ کا پورا حسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا اگر آپ کی پوری خوبصورتی ظاہر کر دی جاتی تو ہماری آنکھیں آپ ﷺ کو دیکھ بھی نہ سکتی تھیں''۔ مزید تفصیل ہماری کتاب ''میرا محبوب ﷺ کتنا حسین ہے'' اور ''تذکرہ حسن محبوب ﷺ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

حسین آنکھیں

ہمارے پیارے محبوب ﷺ کی آنکھیں بڑی تھیں جن میں پیدائشی سرمہ لگا ہوا تھا۔ آنکھوں کی سپیدی میں باریک ڈورے کی طرح کچھ سرخی تھی جو آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی۔ یہ آنکھیں ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت تھیں اور قوت و طاقت کے اعتبار سے بھی ایسا کمال رکھتی تھیں جو آج تک کسی آنکھ کو نصیب نہیں اور نہ نصیب ہو سکتا ہے۔ چند حدیثیں ملاحظہ فرمائیں اور پھر محبوب دو جہاں ﷺ کی خوبصورت آنکھوں کے کمال کا اندازہ لگائیے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ راحت جاں ﷺ نے فرمایا۔ انی لانظر الی ماوراء ''میں جیسا اپنے سامنے دیکھتا ہوں ایسا ہی اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں''۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یری فی اللیل فی الظلمة کما یری فی النهار فی الضوء ''محبوب کبریاء ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھا کرتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں دیکھتے تھے''۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے میرے لئے دنیا کے سارے پردے اٹھا دیئے ہیں' تو میں دنیا اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں کہ کانما انظر الی کفی هذه ''جیسے میں اپنے اس ہاتھ کی ہتھیلی کو''۔

☆ حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مالک دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری تمہاری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور لا انظر الیه وانا فی مقامی هذا ''البتہ میں یہاں سے بیٹھا حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں''۔

ان تمام حدیثوں سے محبوب کبریاء ﷺ کی خوبصورت آنکھوں کی قوت کا اندازہ ہوا کہ آپ ﷺ جس طرح آگے دیکھتے تھے اسی طرح آپ ﷺ کو پیچھے بھی نظر آتا تھا۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے دنیا کی ہر چیز اور قیامت تک ہونے والے تمام حالات کو دیکھا یہاں تک کہ دنیا ہی سے بیٹھے بیٹھے حوض کوثر اور جنت اور دوزخ تک کو دیکھ لیا' ان تمام باتوں سے زیادہ یہ کہ ان آنکھوں کو اللہ قادر و کریم نے وہ قوت عطا فرمائی تھی جس سے محبوب کریم ﷺ نے اللہ کریم تک کو دیکھا جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے اور یہ قوت والی آنکھیں اب بھی اپنی قبر مبارک سے ہمارے حال کو دیکھتی ہیں اور آپ ﷺ جب ہمیں گناہ کرتے دیکھتے ہیں تو آپ ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے اور جب نیک کام کرتے دیکھتے ہیں تو آپ

ﷺ خوش ہوتے ہیں۔ حاکم کائنات ﷺ کی آنکھوں کے کمال کا اندازہ لگانے کے لئے اس واقعہ پر بھی غور فرمائیں۔

۸ ہجری میں جنگ موتہ ہوئی جس میں مسلمانوں کی کامیابی اور جنگ کا تمام حال سنانے کے لئے حضرت یعلی ابن منبہ رضی اللہ عنہ جان کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ ابھی یعلی محبوب کریم ﷺ کو کچھ بتانا ہی چاہتے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ یعلیٰ بیٹھو۔ جنگ کا حال تم بتاؤ گے یا میں تمہیں بتاؤں ۔ حضرت یعلی کو تعجب ہوا کہ محبوب کبریاء ﷺ نے مدینے میں بیٹھے بیٹھے جنگ کا تمام حال کیسے دیکھا لیکن عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ہی بتایئے۔ مالک دوجہاں ﷺ نے جنگ کا تمام حال بیان کیا۔ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم اللہ قادر وکریم کی میرے پیارے آقا ﷺ نے جنگ کی ایک ایک بات صحیح بیان فرمائی۔

حدیث پاک میں ہے کہ حاکم کائنات ﷺ نے جنگ موتہ کا تمام حال مدینے ہی میں بیٹھ کر صحابہ کو سنایا اور جنگ میں جب کچھ مسلمان شہید ہوئے تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ گویا آپ اپنی نظروں سے ان کو شہید ہوتا دیکھ رہے تھے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد آپ ﷺ کے چہرے سے خوشی ظاہر ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا اب میں شہید ہونے والوں کو جنت میں برابر برابر دیکھ رہا ہوں۔

ان تمام حدیثوں کو سن لینے کے بعد ہر مسلمان کا یہی ایمان ہونا چاہئے کہ محبوب کریم ﷺ کی آنکھوں کو خدا نے جو طاقت کا ایک عظیم جوہر عطا فرمایا تھا وہ نہ کسی کو ملا ہے نہ ملے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا والوں کی آنکھوں کی قوت محبوب کریم ﷺ کی آنکھوں کی طاقت کا ایک معمولی حصہ ملا ہے۔ مزید تفصیل ہماری کتاب ''عقائد صحابہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

محبوب کریم ﷺ کے کان بھی بہت خوبصورت تھے اور ان کے سننے کی قوت بھی آنکھوں کے دیکھنے کی قوت کی طرح بے مثل تھی۔ جس کا اندازہ لگانے کے لئے چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ انی اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون ''جو تم نہیں دیکھتے میں دیکھتا ہوں اور تم نہیں سنتے میں سنتا ہوں''۔

☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا۔ یا ابا ایوب السمع ما اسمع اصوات الیھود فی قبورھم ''اے ابوایوب کیا تم سنتے ہو جو میں سنتا ہوں میں ان یہودیوں کی آواز سنتا ہوں جن کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے''۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ جان کائنات ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کس کے سلام کا جواب دے رہے ہیں۔ آپ نے

فرمایا۔ مربی جعفر ابن ابی طالب فی ملاء من الملئکة فسلم علی ''ابھی جعفر ابن ابو طالب فرشتوں کی جماعت کے ساتھ گزرے اور انہوں نے مجھے سلام کیا''۔

☆ حضرت اودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر درود پڑھے مگر اس کی آواز مجھے نہ پہنچتی ہو چاہے وہ کہیں ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جب آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے تب بھی۔ آپ درود پڑھنے والوں کی آواز سنیں گے تو آپ نے فرمایا۔ و بعد وفاتی ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل احساد الالنبیاء ''اور وفات کے بعد بھی (میں سنوں گا) کیونکہ خدا نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبی کا جسم کھائے''۔

ان حدیثوں سے محبوب کبریاء ﷺ کے کانوں کا یہ کمال ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ عام انسانوں کی طرح صرف قریب کی آوازیں ہی نہیں سنتے تھے بلکہ جس طرف آپ کی توجہ ہوتی تھی اور کوئی آواز آتی تھی تو آپ ﷺ اس کو سن لیتے تھے۔ یہاں تک کہ قبر کے مردوں کی آواز اور فرشتوں کی آوازیں بھی آپ ﷺ سنا کرتے تھے۔

نورانی دندان مبارک

محبوب کریم ﷺ کے ہونٹ بہت خوبصورت اور ہلکے سرخ تھے۔ دانت صاف اور چمکدار تھے۔ آپ کو کبھی جمائی نہیں آئی جب آپ ہنستے تھے تو دیواریں تک چمک جاتی تھیں۔ دانت اگرچہ چمکدار اور صاف ستھرے تھے لیکن آپ پھر بھی ان کی صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ہر نماز سے پہلے مسواک ضرور کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو بھی مسواک کرنے کا حکم دیا۔ دانتوں کی خوبصورتی اور ان کے چمکدار ہونے کا اندازہ ان حدیثوں سے لگائیے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنین اذاتکلم رعری کالنور یخرج من بین ثنایاہ ''جان کائنات ﷺ کے اگلے دانت کھلے ہوئے جب آپ بات کرتے تو آپ کے دانتوں سے نور نکلتا تھا''۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذاضحک یتلا لؤ فی الجدر ''کہ جب نبی کریم ﷺ ہنسا کرتے تھے تو دیواریں چمکنے لگتی تھیں۔

محبوب کبریاء ﷺ کا منہ حقیقت میں اللہ کے احکام لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ تھا۔ اس منہ سے نکلی ہوئی ہر بات اللہ کا حکم ہی ہوتی تھی۔ جیسا کہ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو لاوحی یوحی ''محبوب کبریاء ﷺ کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں کرتے بلکہ وہ اللہ کا حکم ہی بیان کرتے ہیں''۔ خود محبوب دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کو حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ فوالذین نفسی بیدہ ما یحرج منہ الا حق ''اللہ قادر و کریم کی قسم اس منہ سے جو کچھ

نکلتا ہے حق ہی ہوتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ اس مبارک منہ سے نکلی ہوئی ہر بات اثر رکھتی تھی۔ آپ کے منہ سے نکلے ہوئے لفظوں نے انسانوں کی تقدیروں کو بدل دیا۔ جس کو جنتی کہا وہ جنتی ہوگیا جس کے لئے جو دعا کی وہ اس کو مل گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کی دعا اس منہ سے نکلی تو وہ مسلمان ہو گئے۔ اس مقدس منہ کا نکلا ہوا تھوک تک برکت والا تھا جس کا اندازہ لگانے کے لئے ان حدیثوں پر غور کیجئے۔

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حاکم کائنات ﷺ حدیبیہ میں (ایک جگہ کا نام) ایک کنوئیں کے پاس ٹھہرے۔ اس وقت آپ کے ساتھ چودہ سو صحابہ تھے۔ سب نے اس کنوئیں کا پانی استعمال کیا یہاں تک کہ پانی بالکل ختم ہوگیا صحابہ نے مالک دوجہاں ﷺ کی خدمت میں آکر پانی کی تکلیف بیان کی۔ ثم دعا بانا، فتوضاء ثم مضمض ودعا ثم صبه فيها ثم قال دعوها ساته فارو وانفسهم وركابهم حتى ارتحلوا ''تو آپ کنوئیں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے پھر ایک برتن میں پانی منگا کر وضو کیا اور اسی میں کلی کی اور دعا کی۔ پھر اس کو کنوئیں میں ڈال دیا اور فرمایا تھوڑی دیر اس کو چھوڑ دو تھوڑی دیر کے بعد تمام صحابہ نے پانی خود بھی استعمال کیا اور اپنی سواریوں کو بھی پلایا''۔

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چودہ سو صحابہ اس جگہ تقریباً بیس دن ٹھہرے لیکن دوبارہ کنوئیں کے پانی میں کمی نہیں آئی۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مالک دوجہاں ﷺ ایک مرتبہ قبا (ایک جگہ کا نام ہے) میں تشریف لائے یہاں ایک کنواں تھا جس سے کھیتوں کو پانی دیا جاتا تھا لیکن روزانہ تھوڑی دیر میں اس کا پانی ختم ہو جاتا تھا۔ محبوب کریم ﷺ نے ایک بالٹی میں پانی منگا کر اس میں کلی کر دی اور اس پانی کو کنوئیں میں ڈلوا دیا جس کے بعد کنوئیں سے برابر کھیتوں کو پانی دیا جاتا رہا لیکن وہ کبھی خشک نہیں ہوا۔

☆ حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جان کائنات ﷺ کے پاس ایک بالٹی میں ایک کنوئیں کا پانی لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے کچھ پانی پیا اور بالٹی میں کلی بھی کر دی اور فرمایا یہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔ پانی کنوئیں میں پڑنے سے فقاح مثل رائحته المسك ''کنوئیں کے پانی سے مشک کی سی خوشبو آنے لگی''۔

☆ حضرت عتبہ ابن فرقد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میرے جسم پر دانے نکل آئے۔ میں نے راحت جاں ﷺ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا جسم کھولو۔ میں نے کپڑے اتار دیئے تو آپ نے اپنا تھوک میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا۔ اس دن سے میری بیماری بھی ختم ہوگئی اور میرے جسم میں خوشبو آنے لگی۔ حضرت عتبہ ابن فرقد رضی اللہ عنہ کے جسم سے اس قدر خوشبو آیا کرتی تھی کہ لوگ ان سے پوچھا

کرتے تھے کہ آپ کونسی خوشبو لگاتے ہیں جو ہمیں نہیں ملتی۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے موقع پر محبوب دو جہاں ﷺ کی دعوت کی جب وہ محبوب کریم ﷺ کے پاس دعوت کے لئے گئے تو آپ نے تمام صحابہ سے کہا آج تمہارے بھائی جابر کے یہاں دعوت ہے۔ حضرت جابر پریشان ہو گئے کیونکہ ان کے یہاں کھانا اتنا نہ تھا کہ سب صحابہ کے لئے کافی ہوتا وہ تو صرف رحمت دو جہاں ﷺ کی دعوت کرنا چاہتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ اب کیا ہوگا۔ محبوب ﷺ کے ساتھ صحابہ بھی آ رہے ہیں۔ بیوی نے کہا۔ کیا تم نے سب صحابہ کو دعوت دی ہے یا محبوب کریم ﷺ نے؟ حضرت جابر نے کہا کہ میں نے تو صرف راحت جاں ﷺ کو دعوت دی تھی لیکن آپ نے تمام صحابہ کو خبر کر دی۔ بیوی نے کہا پھر فکر کرنے کی ضرورت نہیں' اللہ کے رسول ﷺ خود اپنے مہمانوں کا انتظام کر لیں گے۔ رحمت دو جہاں ﷺ تمام صحابہ کو لے کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ روٹی کے لئے جو آٹا ہے وہ ہمارے سامنے لاؤ اور ہانڈی بھی لاؤ۔ حضرت جابر ہانڈی اور آٹا لائے تو مالک دو جہاں ﷺ نے اس میں اپنا تھوک ڈال دیا اور کھانے میں برکت کی دعا کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کریم کی قسم وہ تھوڑا سا کھانا ایک ہزار صحابہ نے کھایا اور سب کھانا اسی طرح باقی رہا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے کھایا ہی نہیں ہے۔

☆ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے والد حضرت فدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے بالکل نظر نہیں آتا تھا۔ جان کائنات ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک لگا دیا۔ فابصر فرائیتہ یدخل الخیط فی الابرۃ وھوابن ثمانین ''تو انہیں نظر آنے لگا یہاں تک کہ وہ اسی سال کی عمر میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتے تھے''۔

☆ حضرت ملاعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میرے پیٹ میں سخت درد رہا کرتا تھا۔ میں نے کسی کو محبوب کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ وہ آپ سے جا کر میری تکلیف بیان کرے اور دعا کے لئے کہے جب حاکم کائنات ﷺ کے پاس وہ آدمی پہنچا تو آپ نے مٹی کے ڈھیلے پر تھوک کر اس کو دیا اور فرمایا۔ وفیھا ثم اسقاھا ایاہ ففعل فبراہ ''اس ڈھیلے کو پانی میں گھول کر پلا دو حضرت ملاعب نے ایسا ہی کیا تو ان کے پیٹ کا درد ختم ہو گیا''۔

☆ حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں سخت تکلیف تھی۔ حاکم کائنات ﷺ نے ان کو بلایا۔ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ ودعالہ فبرء حتی کان لم یکن بہ وجع ''اور آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا تھوک لگایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ایسی اچھی ہو گئیں جیسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی (حالانکہ ان کی یہ بیماری پیدائشی تھی)''۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ بدر میں میری آنکھ میں ایسا تیر لگا کہ وہ پھوٹ گئی جب رحمت دو جہاں ﷺ کی خدمت میں آیا۔ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعالی فما اذانی منہا شی "تو آپ نے میری آنکھ میں اپنا تھوک لگایا اور دعا فرمائی تو مجھے بالکل تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ ٹھیک ہو گئی"۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ ذی قرد میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ایک تیر لگا مالک ومختار دو جہاں ﷺ نے ان کو بلا کر زخم پر فوراً اپنا تھوک لگا دیا۔ قال فما ضرب علی ولا تاح "حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی وقت زخم کا درد بھی ختم ہو گیا اور زخم اچھا ہو گیا"۔

☆ جنگ بدر میں ابو جہل نے حضرت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ عنہ کا ہاتھ کاٹ ڈالا تو وہ اپنا ہاتھ لٹکائے ہوئے حاکم کائنات ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کو ملایا اور اس پر تھوک دیا وہ اسی وقت ایسا ٹھیک ہو گیا جیسے کہ ٹوٹا ہی نہیں تھا۔

ان تمام واقعات سے بالکل واضح ہے کہ نبی کریم محبوب کبریاء ﷺ کا تھوک مبارک ایسا تریاق تھا کہ ہر بیماری کو ختم کر دیتا تھا جبکہ کہا جاتا ہے کہ بیماریوں کے پھیلنے کا سب سے بڑا ذریعہ انسان کا تھوک ہوتا ہے لیکن یہ تھوک کسی عام انسان کا نہ تھا بلکہ اللہ کے اس پیارے محبوب ﷺ کا تھا جس کو اللہ قادر و کریم نے ہر اعتبار سے بے مثال پیدا فرمایا۔ اللہ کریم کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس بے مثال نبی کا امتی بنایا۔ (مزید تفصیل ہماری کتاب "پیکر جمال وکمال ﷺ" اور "اللہ کے محبوب ﷺ" میں ملاحظہ فرمائیں)۔

زبان مقدس

ہر انسان کی زبان کا کمال یہ ہے کہ اس سے جو لفظ بھی نکلے وہ اتنا صاف نہیں نکلنا چاہئے جس سے کسی کو بھی تکلیف پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو زبان بھی کمال والی ہی عطا فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کی باتیں بڑی پیاری اور صاف ہوتی تھیں۔ کبھی آپ ﷺ کی زبان سے کوئی تکلیف دینے والا برا لفظ نہیں نکلا۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کی زبان کو یہ کمال بھی حاصل تھا کہ آپ ﷺ اگرچہ عرب کے رہنے والے تھے لیکن عربی کے علاوہ ہر زبان میں بات کر لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے جس زبان میں بات کی جاتی تھی اسی زبان میں آپ ﷺ اس کا جواب دیتے تھے اور ہر زبان کو ایسا بولتے تھے کہ سننے والا سمجھتا تھا کہ یہ اپنی ہی زبان میں بات کر رہے ہیں۔

☆ علامہ شہاب الدین خناجی مصری رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ آئے انہوں نے اپنی بولی میں صحابہ سے پوچھا کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ کسی صحابی نے ان کی بات کو نہ سمجھا۔ رحمت دو جہاں ﷺ وہاں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے سنا تو انہی کی بولی میں فرمایا۔ "آگے آؤ"۔ وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گئے اور بہت دیر تک اپنی زبان میں ہی محبوب کریم ﷺ

سے باتیں کرتے رہے اور آپ ﷺ بھی انہی کی بولی بولتے رہے۔ آخر کار ان سب لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

محبوب کریم ﷺ کی زبان کا ہی کمال تھا کہ لوگ آپ ﷺ کی باتیں سن کر اسلام قبول کر لیتے اور آپ ﷺ کے نبی ہونے کا یقین کر لیتے تھے۔

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی انیس نے جب جان کائنات ﷺ کے نبی ہونے کا چرچا سنا تو وہ آپ ﷺ کو دیکھنے کے لئے مکہ گئے۔ وہاں سے واپس مدینے آ کر آپ نے بتایا کہ لوگ تو اس شخص کو جادوگر، نجومی اور شاعر کہتے ہیں لیکن میں نے اس کی باتیں سنیں اور اس کی زبان سے اندازہ لگایا کہ واللہ انہ لصادق وانھم لکاذبون "خدا کی قسم وہ (نبوت کے دعوے میں) سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں"۔

یہ سن کر حضرت ابوذر غفاری خود مدینے سے مکہ تشریف لائے اور جان کائنات ﷺ کی باتیں سن کر مسلمان ہو گئے جب مدینے واپس پہنچے تو ان کے بھائی انیس اور ان کی ماں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص ضماد مکہ میں آیا اور اس نے رحمت دو جہاں ﷺ سے ملنا چاہا، لیکن کافروں نے اس کو کہا کہ تم اس سے مل کر کیا کرو گے وہ تو ایک دیوانہ شخص ہے، اس پر جنوں وغیرہ کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ ضماد نے کہا مجھے اس کے پاس لے چلو میں ایسے بیماروں کا علاج کر دیتا ہوں۔ لوگ اس کو آپ ﷺ کے پاس لے کر پہنچے تو حاکم کائنات ﷺ نے اس سے بات شروع کرنے سے پہلے وہ خطبہ پڑھا جو اکثر عالم وعظ سے پہلے پڑھتے ہیں۔ وہ خطبہ سن کر حیران ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے جادوگروں، نجومیوں اور شاعروں سب ہی کی باتیں سنی ہیں لیکن فما سمعت مثل ھؤلاء الکلمات ولقد بلغن قاموس البحر فھلم یدك ابایعك علی السلام خبایعه "میں نے ایسا کلام کسی کا نہ سنا یہ تو علم کا سمندر معلوم ہوتا ہے (اسی وقت ضماد نے رحمت دو جہاں ﷺ سے کہا) اپنا ہاتھ لائیے کہ میں مسلمان ہو جاؤں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا"۔

صادق و امین ﷺ کی مبارک زبان کو یہ کمال حاصل تھا جو بات بھی اس زبان سے نکلتی تھی وہ پوری ہو کر رہتی تھی۔

☆ حضرت ابراہیم ابن حارث نے بیان کیا کہ محبوب ﷺ سات ہجری میں غزوہ ذی قرد کے موقع پر پانی کے ایک چشمے کے پاس ٹھہرے۔ فقیل لہ اسمه بیسان وماء ہ ملح فقال بل ھو نعمان وماوہ طیب فطاب "صحابہ نے راحت جاں ﷺ کو بتایا کہ اس چشمے کا نام بیان ہے اور اس کا پانی نمکین ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ اس کا نام نعمان ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے (جب صحابہ نے پانی پیا) تو وہ میٹھا تھا"۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حکم ابن عاص حاکم کائنات ﷺ کے سامنے آ کر طرح طرح سے منہ بگاڑا کرتا تھا۔ فقال النبی صلی الله علیه وسلم کن کذالك فلم یزل یختلج ''ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہو جا اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا اور ہر وقت ایسا ہی رہتا تھا' اسی حال میں مرا''۔

☆ حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص حاکم کائنات ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ فقال النبی صلی الله علیه وسلم کل بمینك فقال لا استطیع قال لااستطعت ما منحه ان الکبر قال فما رفعها الی فیه ''تو محبوب کبریاء ﷺ نے اس سے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھا تو اس نے کہا میرا دایاں ہاتھ بیکار ہے میں اس سے نہیں کھا سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو آج سے بیکار ہی ہو گیا۔ اس شخص نے تو غرور کی وجہ سے یہ بات کہی تھی لیکن محبوب کبریاء ﷺ کی زبان سے نکلی ہوئی بات پوری ہوئی اور اس کا ہاتھ بیکار ہو گیا کہ منہ تک نہ جانے پاتا تھا''۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص وحی لکھتا تھا کہ بدنصیبی سے مرتد ہو گیا۔ فقال النبی صی الله علیه وسلم ان الارض لا تقبله ''تو محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا بیشک اس کو زمین قبول نہیں کرے گی''۔ جب یہ شخص مر گیا اور اس کو دفن کیا گیا تو کئی مرتبہ کوشش کرنے کے باوجود اس کی لاش زمین کے اندر سے باہر آ گئی آخر کار بغیر دفن کئے ہوئے زمین پر ہی چھوڑنا پڑا۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کسی شخص نے پوچھا یا رسول ﷺ کیا حج ہر سال فرض ہے۔ قال ولو قلت نعم لوجبت ''تو رحمت دوجہاں ﷺ نے فرمایا اگر میں کہہ دوں ہاں تو ہر سال فرض ہو جائے گا''۔

ان تمام واقعات سے محبوب کریم ﷺ کی زبان کا اثر بھی معلوم ہوا اور یہ بھی پتہ چلا کہ حقیقت میں شریعت زبان محبوب ﷺ سے نکلی ہوئی باتوں ہی کا نام ہے۔ جس کو آپ ﷺ نے جائز کر دیا وہی جائز ہو گیا اور جس کو آپ ﷺ نے حرام کر دیا وہ حرام ہو گیا۔ اس پیاری زبان کے کمال کا ایک واقعہ اور سن لیجئے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم جان کائنات ﷺ کیساتھ تھے۔ چلتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے نواسوں حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے رونے کی آواز سنی۔ پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا یہ دونوں کیوں روتے ہیں' آپ نے عرض کیا دونوں پیاسے ہیں لیکن پانی نہیں۔ آپ نے صحابہ سے پوچھا کسی کے پاس پانی ہے' سب نے جواب دیا پانی بالکل ختم ہو گیا۔ محسن کائنات ﷺ نے پہلے تھوڑی دیر اپنی زبان حسن کو چوسائی اور پھر حسین کو چوسائی' زبان مبارک سے ایسا رس نکلا کہ دونوں بچوں کی پیاس بجھ گئی اور خاموش ہو گئے۔ یہ تھا محبوب

کریم ﷺ کی زبان مبارک کا حال۔ سچ ہے اللہ کریم نے جو زبان اپنے پیارے محبوب ﷺ کو دی وہ نہ کسی کو ملی اور نہ ملے گی۔

گردن و کاندھے مبارک

شاہ خوباں ﷺ کے جسم مبارک کے یہ حصے بھی نہایت خوبصورت تھے۔ گردن کے متعلق فرمایا گیا۔ کان عنقه ابريق وضتة ''آپ کی گردن اتنی اونچی اور چمکدار تھی کہ چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی' کاندھوں کے متعلق فرمایا گیا۔ انه كان اذا جلس يكون كاتفه اعلی من جمیع الجالسين ''کہ جب آپ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے تو آپ ﷺ کا کندھا سب سے اونچا ہوتا تھا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے کاندھے جب ننگے ہو جاتے تھے۔ فكانم سبيكته فضة ''تو ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں''۔

☆ حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا کہ فتح کے دن نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے کاندھوں پر چڑھا کر کعبہ میں رکھے ہوئے بت نکالنے کا حکم دیا۔ جب میں آپ ﷺ کے کاندھوں پر چڑھا تو میری یہ حالت ہو گئی کہ ایسا معلوم ہونے لگا۔ انی لوشئت نلت افق السماء ''کہ اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ مجھے آسمان تک پہنچا سکتے تھے''۔

محبوب کریم ﷺ کی پیٹھ کے متعلق حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن رات کے وقت محسن کائنات ﷺ کی پیٹھ پر میری نظر پڑی۔ آپ ﷺ کی پیٹھ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس پر نبوت کی مہر بنی ہوئی تھی جس کا پتہ ان حدیثوں سے چلتا ہے۔

حضرت وہب ابن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی کے دائیں ہاتھ پر نبوت کی مہر ہوتی تھی۔ الانبینا صلی اللہ علیه وسلم فان شامته النبوت كانت بين كتفيه ''مگر ہمارے نبی ﷺ کے دونوں کاندھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر تھی''۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''رحمت دو جہاں ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کی مہر گوشت کے ٹکڑے کی طرح تھی جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا''۔

جان کائنات ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کی مہر کو حضرت محرش کعبی' وہب ابن منبہ اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت سلمان فارسی' حضرت جابر ابن سمرہ' حضرت سائبین ابن یزید' حضرت عباذ ابن عمرو رضی اللہ عنہم کے علاوہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تھا۔

ہاتھ مبارک

مالک دو جہاں ﷺ کے ہاتھ اور بازو گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ بغلیں بہت صاف اور خوشبودار تھیں جن کا رنگ سفید تھا۔ بغلوں میں بال بالکل نہیں تھے۔ ہاتھ نرم اور اتنے خوشبودار تھے کہ آپ ﷺ جس سے ہاتھ ملاتے تھے اس کے ہاتھوں میں بھی خوشبو آ جاتی تھی اس سلسلے میں کچھ حدیثیں بیان

کی جاتی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کان النبی صی الله علیه وسلم اذاسجدیری بیاض ابطیه "کہ راحت جاں ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آیا کرتے تھی"۔

حضرت بنی حریش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ فسال علی من عرق ابطیه مثل ریح المسك "تو مجھ پر آپ ﷺ کی بغلوں کا پسینہ لگا جس کی خوشبو مشک سے زائد تھی"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مامست ویباحته ولا حریرا الین من کف رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرة اطیب من رائحته النبی صلی الله علیه وسلم "محبوب دو جہاں ﷺ کے ہاتھ ریشم و دیباج سے بھی زائد نرم تھے اور آپ کی خوشبو مشک و عنبر کی خوشبو سے زائد تھی۔

حضرت حجیفه رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ محبوب کبریاء ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ محبت سے آپ ﷺ کے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ "تو میں نے بھی راحت دو جہاں ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو آپ ﷺ کا ہاتھ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا"۔

بہرحال ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کی ظاہری حالت تو یہ تھی کہ وہ بالکل نرم، ٹھنڈے اور خوشبودار تھے۔ اب ان مقدس ہاتھوں کو جو خاص قوت و طاقت اور کمال عطا فرمایا تھا اس کو بھی سنیئے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مالک دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ اوتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی "زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں دے دی گئیں"۔

یعنی اس دنیا کے تمام خزانے محبوب کریم ﷺ کے مقدس ہاتھوں میں ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں عطا فرما دیتے ہیں۔ یہ ہاتھ اتنے سخی ہیں کہ اس دربار سے کوئی بھکاری خالی نہیں جاتا۔ اب ان ہاتھوں کی قوت کا بھی اندازہ لگائیے۔

☆ حضرت جعیل ابن زیاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ محبوب دو جہاں ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا میری گھوڑی جس پر میں سوار تھا بہت کمزور تھی۔ اس لئے بہت آہستہ چل رہی تھی اور میں بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ رحمت دو جہاں ﷺ نے جب مجھے بہت پیچھے دیکھا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری گھوڑی بہت کمزور ہے، آہستہ چلتی ہے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اس کو آپ ﷺ نے گھوڑی پر مارا اور دعا کی۔ "حضرت جعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس وقت سے میری گھوڑی اتنی تیز ہو گئی کہ میں اس کی لگام نہیں تھام سکتا تھا اور سب سے آگے

رہتا تھا اور اس کے اتنے بچے پیدا ہوئے کہ مجھے ان کی قیمت بارہ ہزار ملی (یعنی گھوڑی کی کمزوری بھی ختم ہوگئی اور اس کی اولاد میں بھی برکت ہوئی''۔

☆ حضر موت (ایک جگہ کا نام ہے) کے کچھ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے جن میں اشعث ابن قیس بھی تھا۔ یہ لوگ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے بتائیے وہ کیا ہے۔ محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا۔ دل کی بات بتا دینا تو کوئی کمال نہیں وہ تو نجومی بھی بتا دیتے ہیں تو وہ لوگ کہنے لگے کہ پھر ہم آپ ﷺ کو کیسے پہچانیں کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں تو آپ ﷺ نے زمین پر سے کچھ کنکریاں اٹھائیں اور فرمایا دیکھو میری نبوت کی یہ بھی گواہی دیتے ہیں۔ فسبح الحصی فی یدہ قالو انشھد انك لرسول الله ''کنکریوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں اللہ کی پاکی بیان کرنا شروع کر دی جس کو دیکھ کر ان لوگوں نے بھی کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔

☆ حضرت ابو العلاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت قتادہ ابن ملحان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیر دیا۔ فکان لوجھه یریق حتی کان ینظر فی وجھه کما ینظر فی المراۃ ''جس سے اس کے چہرے میں چمک پیدا ہوگئی یہاں تک کہ ان کے چہرے میں ہر چیز ایسی نظر آتی تھی جیسے شیشے میں''۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے محبوب کریم ﷺ نے یمن کا گورنر بنا کر وہاں جانے کا حکم دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو بالکل تجربہ نہیں' میں مقدموں کا فیصلہ کیسے کروں گا تو آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور دعا کی۔ ''اللہ اس کے دل کو سیدھا رکھ اور اس کی زبان کو حق پر قائم رکھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اللہ کریم کی اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرنے میں ذرہ برابر بھی غلطی کا شبہ نہیں ہوا''۔

☆ حضرت ابو زید عمرو بن اقطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مالک دو جہاں ﷺ نے میرے سر اور داڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ ''اے اللہ اس کو خوبصورت بنا' حضرت ابو زید کی عمر سو سال سے زائد ہو گئی لیکن ان کی داڑھی کا کوئی بال سفید نہیں ہوا اور مرتے وقت تک ان کا چہرہ صاف اور روشن جوانوں جیسا تھا''۔

☆ حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں قرآن کریم یاد کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے ساتھ ایک شیطان ہے جس کو ''خنزب'' کہتے ہیں ذرا میرے قریب آؤ' میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک میرے کاندھوں تک پہنچی اور رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ ''اے شیطان عثمان کے سینے سے نکل جا۔ اس کے بعد جو چیز بھی سنتا ہوں

مجھے یاد ہو جاتی ہے''۔

☆ حضرت ہلب بن یزید حاکم کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ گنجے تھے۔''محبوب کریم ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کے سر پر بال نکل آئے اسی وجہ سے ان کا نام ہلب رکھا گیا''۔

☆ حضرت عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ایک دن نبی کریم ﷺ کے سامنے بیان کیا کہ آپ بچے تھے تو ایک رات میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ چاند سے کھیل رہے ہیں۔ وتشیر الیہ باصبعہ فحیث اشرت الیہ مال ''تو جس طرف آپ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے چاند اسی طرح جھک جاتا تھا''۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا کہ میں نے نماز کی حالت میں جنت کو دیکھا اور اس کے کچھ پھلوں کو ہاتھ میں لے لیا۔ ولو اخذتہ لا کلتم منھا ما بقیت الدنیا ''اور اگر میں اس کو توڑ لیتا تو تم قیامت تک اس کو کھاتے''۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفر میں پانی ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے ایک برتن میں بچا ہوا تھوڑا سا پانی لیا اور اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی بہنے لگا۔''اور سب لوگوں نے وضو کیا' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کتنے لوگ تھے تو آپ نے فرمایا تین سو''۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حدیبیہ میں پانی ختم ہو گیا۔ صرف ایک چھوٹے سے برتن میں رحمت دوجہاں ﷺ کے پاس تھا لوگوں کو وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی کی سخت تکلیف ہوئی جب محبوب کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے اس برتن میں جو آپ ﷺ کے پاس تھا اپنا ہاتھ رکھ دیا اسی وقت آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی بہنے لگا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔''ہم سب نے پیا اور وضو کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم کتنے لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا اگر کئی ہزار بھی ہوتے تو پانی سب کو کافی ہوتا' ویسے اس وقت ہم پندرہ سو تھے''۔

☆ حضرت ابیض ابن جمال رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داد تھا جو سخت بیماری ہے۔ جس سے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا تو ایک دن راحت جاں ﷺ نے ان کو بلا کر ان کے چہرے پر ہاتھ پھیر دیا۔''تو شام ہونے سے پہلے ان کے چہرے پر اس بیماری کا نشان باقی نہ رہا''۔

☆ حضرت فضالہ ابن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن کعبہ میں حاکم کائنات ﷺ طواف کر رہے تھے۔ میں اس وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔ میں نے سوچا یہ موقع ان پر حملہ کرنے کا اچھا ہے۔ میں حملہ کرنا ہی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ میرے قریب آ گئے اور پوچھا اے فضالہ تم دل میں کیا خیال کر رہے ہو۔ میں نے کہا کچھ نہیں میں بھی اللہ کا ذکر کر رہا تھا یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا۔ اے

فضالہ اللہ سے توبہ کرو اور پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیا محبوب دو جہاں ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے میرے دل کے تمام برے خیالات نکل گئے۔ واللہ مارفع یدہ عن صدری حتی ماسن خلق اللہ شئی احب الی منہ ''اور اللہ کی قسم حضور کا ہاتھ ہٹنے سے پہلے میرے دل کی یہ حالت ہوگئی کہ دنیا کی ہر چیز سے زائد مجھے حضور ﷺ سے محبت ہوگئی''۔

☆ حضرت قیس ابن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت فرما کر مکہ سے مدینہ جا رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ ایک شخص بکریاں چرا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے دودھ مانگا چرواہے نے کہا میرے پاس دودھ نہیں ہے کیونکہ میری کوئی بکری اس وقت دودھ نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک بکری ہمیں دے دو خود دودھ دوہ لیں گے۔ چرواہے نے ایک چھوٹی دبلی سی بکری اس وقت کھڑی کر دی۔ آپ ﷺ نے اس کے تھنوں پر اپنا ہاتھ پھیرا' دعا کی اور دودھ دوہنا شروع کر دیا اور پہلے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا پھر چرواہے کو پلایا اور پھر خود پیا۔ چرواہا یہ معاملہ دیکھ کر پریشان ہوگیا اور کہنے لگا۔ آپ کون ہیں اللہ کی قسم میں نے آپ جیسے کمال والا آدمی کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ قال فاشھد انک نبی اللہ وان ما جئت بہ حق وانہ لا یفعل مافعلت الانبی ''چرواہا بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں اور جو کچھ آپ ﷺ لے کر آئے ہیں حق ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اس وقت جو کیا وہ کام نبی کے سوا کوئی نہیں کر سکتا''۔

☆ مالک دوجہاں ﷺ کے مقدس ہاتھوں کی برکت اور قوت کو ظاہر کرنے کے لئے ایسے بہت سے واقعات موجود ہیں۔ ان تمام واقعات سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو ایسے ہاتھ دیئے تھے جن کی برکت سے چہرے چمکدار ہو جاتے تھے اور دل ایمان کے نور سے روشن ہو جاتے تھے ان ہاتھوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے' بیماروں کو شفا نصیب ہوئی' کمزوروں کو قوت ملی' حقیقت میں محبوب کبریاء ﷺ کے مبارک ہاتھ خدا کی قوت کا نمونہ تھے۔ اسی لئے تو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے محبوب کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی فرمایا گیا۔ یداللہ فوق ایدیھم ''کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے'' اور جن کنکریوں کو محبوب کبریاء ﷺ نے پھینکا اور کافر اس سے اندھے ہوگئے' ان کنکریوں کے لئے فرمایا گیا۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ''اور جب اے نبی تم نے کنکریاں پھینکیں تو تم نے نہیں پھینکیں لیکن اللہ نے پھینکیں تھیں''۔ ان ہاتھوں کی برکتیں جن لوگوں کو نصیب ہوئیں واقعی وہ بڑے قسمت والے تھے لیکن ہم گنہگار مسلمان بھی محبوب کریم ﷺ سے محبت کر کے اور رب کی سنت پر عمل کر کے ان برکتوں سے حصہ لے سکتے ہیں۔

سینہ اور دل مبارک

حسن کامل ﷺ کا سینہ اور پیٹ برابر تھا' سینہ بھرا ہوا اور چوڑا تھا۔ جس کے بیچ میں بالوں کی ایک باریک لائن تھی جو ناف تک تھی۔ سینے کے اوپر دونوں طرف بال نہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ بڑے سینے والا بڑے دل والا ہوتا ہے اور اسی لئے ایسا شخص بہت علم اور ہمت والا ہوتا ہے لیکن اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کے خوبصورت سینے میں جو دل رکھا تھا اس کے علم وحکمت اور ہمت کو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کیا فرمایا۔ الم نشرح لك صدرك ''اے پیارے محبوب ﷺ کیا ہم نے آپ ﷺ کے لئے آپ ﷺ کا سینہ نہیں کھول دیا تھا''۔ صــــدر (یعنی سینے کو کھول دینے کا مطلب یہ ہے کہ یہ سینہ علم کا خزانہ ہو گیا۔

صاحب شرف وکمال ﷺ کے مبارک سینہ کی اس خوبی کا یہ اثر تھا کہ تمام دنیا آپ ﷺ کے نزدیک معمولی چیز تھی اور آپ ﷺ کی ہمت اتنی بلند اور اونچی تھی کہ کسی سہارے کا خیال کئے بغیر اپنی نبوت کا اعلان کیا اور ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی کے باوجود اپنا کام کرتے رہے۔ بہر حال شرح صدر پیکر حسن و جمال کے سینے کی خوبی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سینے کو ہر قسم کے علم کے لئے کھول دیا تھا اور یہ مبارک سینہ علم کا خزینہ تھا اس بات کا اندازہ ان حدیثوں سے ہوتا ہے۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن ابن عائش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میرے رب نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں کاندھوں کے درمیاں رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے اپنی دونوں چھاتیوں میں معلوم ہوئی۔ فعلمت ما فی السموات وما فی الارض ''تو مجھے ان تمام چیزوں کا علم ہو گیا جو آسمانوں اور زمین میں ہیں''۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ محبوب کریم ﷺ نے ہمیں دنیا کی پیدائش سے لے کر جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کی خبریں دیں (یعنی پچھلے زمانے کا حال بھی بتایا اور قیامت تک ہونے والی سب باتیں بیان کر دیں لیکن حـــفـظ ذالك مـن حـــفـظـــه ونسيـــه مـن نسيـــه ''جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اس نے بھلا دیا''۔

اسی قسم کی حدیثیں حضرت عمرو ابن اخطب' حضرت حذیفہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی بیان کیں۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا۔ فـوالله لا تسئلونی من شئی الا اخبـرتـكم به مادمت فی مقامی هذا ''خدا کی قسم تم مجھے جس چیز کے متعلق بھی سوال کرو گے میں تمہیں یہاں کھڑے کھڑے ہی بتا دوں گا''۔

قرآن کریم کی آیات اور حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ

کا شرح صدر اس طرح فرمایا کہ آپ ﷺ کو پچھلی اور اگلی باتوں اور تمام چھپی ہوئی چیزوں کا علم عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ محبوب کریم ﷺ سے کوئی چیز چھپی نہ رہی۔ اسی لئے مسلمان یہ یقین کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ عالم الغیب تھے یعنی ان کو ان تمام باتوں کا پتہ تھا جو کسی انسان کو معلوم نہیں۔ مسلمانوں کے اس عقیدے کو بزرگوں کے لفظوں میں غور سے سنئے۔

☆ امام شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں لکھتے ہیں۔ فان من جودك الدنيا وضر نها ومن علومك علم اللوح والقلم ''یارسول اللہ بیشک دنیا اور آخرت (کی کامیابی) آپ ﷺ کی بخشش سے ہی ہے اور آپ ﷺ کے (وسیع) علموں کا ایک حصہ لوح وقلم کا علم ہے''۔

یعنی وہ تختی اور وہ قلم جس پر اللہ قادر وکریم کے یہاں انسانوں کے قسمت کے فیصلے لکھے ہوئے ہیں اور کوئی انسان ان کو نہیں جان سکتا اور پڑھ سکتا لیکن اللہ کے فضل سے نبی کریم ﷺ کو اس کا بھی علم ہے۔

☆ علامہ سلیمان جمل رحمتہ اللہ علیہ نے فتوحات احمدیہ میں فرمایا کہ محبوب کبریاء ﷺ کا علم تمام انسانوں' جنوں اور فرشتوں کے علم سے زائد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہان کا علم عطا فرمایا۔ فعلم علم الاولين والاخرين وما كان وما يكون ''اور اگلے پچھلوں کی باتیں اور جو کچھ ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے سب کچھ سکھا دیا''۔

☆ علامہ زرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''بیشک متواتر حدیثوں اور ان کے معنی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ غیب کی (چھپی) ہوئی باتیں جانتے تھے''۔

☆ علامہ صاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جس بات پر ایمان لانا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ کو دنیا سے جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے وہ تمام چھپی ہوئی باتیں بتا دیں جو دنیا اور آخرت میں ہونیوالی ہیں''۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی فارسی کی کتاب مکتوبات شریف میں فرمایا۔ ہر علم غیب کو مخصوص بادست سبحانہ خاص رسل را اطلاع می بخشد ''جو چھپی ہوئی باتیں اللہ کے لئے خاص ہیں اللہ وہ اپنے خاص رسولوں کو بتا دیتا ہے''۔

بہر حال محبوب کریم ﷺ کا سینہ اتنے عظیم علم کا خزانہ تھا کہ دنیا کے تمام علم اس میں موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سینے کو اپنے زبردست علم کا نمونہ بنایا اور دنیا کو یہ دکھایا کہ جس انسان نے اس دنیا میں آکر کچھ نہیں پڑھا لکھا۔ اللہ نے اپنی قدرت سے اس کو ایسا علم عطا فرمایا کہ دنیا کی ہر چیز اور قیامت تک کا حال اس کی نظروں کے سامنے آگیا تو ایسے علم والے کو جس خدا نے پیدا کیا اور اسے یہ علم عطا فرمایا اس خدا کے علم کا کیا حال ہوگا۔ بس تمہیں یہ ایمان رکھنا چاہئے کہ وہ خدا اپنے علم سے ہمارے ہر حال کو جانتا ہے اور جو کچھ ہمارے حال کے مطابق بہتر ہوتا ہے وہ ہمیں عطا فرما دیتا ہے۔

شکم اقدس

جسم کے دوسرے حصوں کی طرح محبوب کریم ﷺ کا پیٹ بھی عام انسانوں جیسا نہ تھا۔ پیٹ انسان کے کھانے پینے کی جگہ ہوتی ہے اگر پیٹ کو پوری طرح نہ بھرا جائے تو انسان کا پورا جسم بیکار ہو جاتا ہے لیکن نبی کریم ﷺ کا پیٹ کئی کئی دن خالی رہتا تھا پھر بھی آپ ﷺ کو نہ کوئی تکلیف ہوتی تھی اور نہ ہی آپ ﷺ کمزور ہوتے تھے۔

مالک دوجہاں ﷺ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ اے پیارے نبی اگر تم چاہو تو میں مکہ کی پتھریلی زمین کو تمہارے لئے سونا بنا دوں۔ میں نے عرض کیا۔ اے میرے رب میں یہ چاہتا ہوں۔ اشبع یوما واجوع یوما "کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھانا ملے اور ایک دن بھوکا رہوں"۔ مطلب یہ کہ محبوب کبریاء ﷺ خود بھی اپنے پیٹ کو بھرا رکھنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ جب پیٹ زیادہ بھر جاتا ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ محسن کائنات ﷺ امت کو یہی سکھانے کے لئے اکثر بھوکے ہی رہتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ "راحت جاں ﷺ نے جو کی روٹی سے بھی دو دن برابر پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے"۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ واللہ ما شبع من خبز ولحم مرتین فی یوم "خدا کی قسم آپ ﷺ نے کبھی ایک دن میں دو وقت روٹی اور گوشت سے پیٹ نہیں بھرا"۔

بہر حال محبوب دوجہاں ﷺ کا مبارک پیٹ دنیا کے کھانے نہ ملنے کی وجہ سے کسی تکلیف کا سبب نہیں بنتا تھا لیکن یہ بھی روح ایمان ﷺ ہی کا کمال تھا کہ آپ ﷺ کا پیٹ دنیا کی غذاؤں سے خالی رہتا تھا لیکن اللہ کی طرف سے اس کو ایسی غذا نصیب ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کئی کئی دن برابر بغیر کھائے پیئے رہتے تھے اور کسی کام میں کوئی فرق تک نہ آنے پاتا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مالک دوجہاں ﷺ نے بغیر افطار کے برابر روزے رکھنے کو منع فرمایا تو کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ تو اس طرح روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا۔ وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی "تم میں سے میری طرح کون ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے"۔

ہر انسان کے پیٹ سے جو کچھ نکلتا ہے وہ بدبودار ہوتا ہے لیکن اللہ کے محبوب ﷺ کے پیٹ سے جو کچھ نکلتا تھا اس کا حال سنیئے۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ جب آپ ﷺ پاخانے جاتے ہیں تو کئی مرتبہ آپ ﷺ کے بعد میں

پاخانہ گئی لیکن میں نے وہاں کچھ نہیں پایا صرف مشک کی سی خوشبو آئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اے عائشہ تمہیں یہ پتہ نہیں کہ نبیوں کے پیٹ سے جو کچھ نکلتا ہے اس کو زمین نگل جاتی ہے اور اس میں سے کچھ نظر نہیں آتا''۔

☆ امام قاضی عیاض اور علامہ زرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ پاخانہ و پیشاب کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو زمین پھٹ کر آپ ﷺ کا پاخانہ و پیشاب نگل جاتی تھی اور اس جگہ سے مشک کی سی خوشبو آنے لگتی تھی''۔

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر عزیزی میں لکھا ہے۔''اور کسی نے آپ ﷺ کے پاخانہ و پیشاب کا اثر زمین پر نہیں دیکھا۔ کیونکہ زمین پھٹ جاتی تھی اور وہ اس میں چھپ جاتا تھا اور اس جگہ مشک کی سی خوشبو آنے لگتی تھی''۔

بہر حال جس اللہ قادر و کریم نے مکھی کے پیٹ میں شہد جیسی میٹھی اور لذیذ چیز پیدا فرمائی' اسی اللہ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کے پیٹ سے نکلے ہوئے پیشاب و پاخانہ کو خوشبودار بنایا اور لوگوں کی نظروں سے چھپائے رکھا۔ اسی خدا کا شکر ہے کہ ہمیں ایسے کمال و عظمت والے نبی ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا۔

پاؤں مبارک

پیکر حسن و جمال ﷺ کے پاؤں مبارک اور جسم کے دوسرے حصوں کا حال بھی سنیئے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ انہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد مختوما مسرورا ''کہ حضور ﷺ ختنہ کئے ہوئے اور ناف کاٹے ہوئے پیدا ہوئے تھے''۔

یعنی لڑکے کے ختنے پیدا ہونے کے بعد کرائے جاتے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ قدرتی طور پر ختنہ کئے ہوئے تھے۔ اسی طرح بچہ کے پیدا ہونے کے بعد اس کی ناف (جس کو نال بھی کہتے ہیں) کاٹی جاتی ہے لیکن راحت جاں ﷺ کی ناف بھی قدرتی کٹی ہوئی تھی۔

آپ ﷺ کے جسم کا چھپا ہوا حصہ کبھی کسی نے نہیں دیکھا بچپن میں بھی کبھی آپ ﷺ کا یہ حصہ نہیں کھلتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بیوی اور مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کبھی آپ ﷺ کے جسم کے چھپے ہوئے حصہ کو نہ دیکھا اور نہ کبھی آپ ﷺ نے میرے چھپے ہوئے حصہ کو دیکھا۔

حاکم کائنات ﷺ کی مردانہ قوت کا یہ حال تھا کہ حضرت صفوان ابن سلیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اعطیت قوۃ اربعین رجلا من اھل الجنۃ ''کہ مجھے چالیس جنتی مردوں کی مردانہ طاقت دی گئی''۔

اور جنت کے ایک مرد کی قوت دنیا کے سو مردوں کے برابر ہے۔ اس طرح رحمت دو جہاں ﷺ کی مردانہ قوت چار ہزار مردوں کے برابر تھی لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ کے اندر نفس کی وہ خواہش بالکل

نہ تھی جو عام انسانوں میں ہوتی ہے۔ ہر نبی ایسی نفسانی خواہش سے پاک ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مااحتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان ''کسی نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوا کیونکہ احتلام شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور نبی پر شیطان کا کوئی اثر نہیں ہوتا سکتا''۔

حضور ﷺ کے جسم کے چھپے ہوئے حصہ کی عظمت کا پتہ آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لا یغسلنی الا انت فانه الا یری عورتی الا طمست عیناه ''کہ مجھے وفات کے بعد صرف تم غسل دینا کیونکہ میرے پردے کی جگہ پر جس کی بھی نظر پڑے گی وہ اندھا ہو جائے گا''۔ جان کائنات ﷺ کی رانیں، پنڈلیاں اور پاؤں مبارک بہت خوبصورت تھے۔ حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''حضور ﷺ کی پنڈلیاں بہت نازک تھیں''۔ حضرت عبداللہ ابن بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن البشر قدما ''کہ حضور ﷺ کے قدم مبارک سب سے زیادہ حسین تھے''۔

ان مقدس پاؤں کے کمالات کا بھی اندازہ لگائیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تیز چلنے میں آپ ﷺ سے زیادہ تیز چلنے والا کسی کو نہ دیکھا جب آپ ﷺ چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ''زمین آپ ﷺ کے لئے لپٹی جا رہی ہے اور ہم آپ ﷺ کے برابر تیز چلنے کی کوشش کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ بغیر کسی تکلیف کے چلتے تھے''۔

حضور ﷺ جب پتھروں پر چلا کرتے تھے تو پتھر نرم ہو جاتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انه صلی الله علیه وسلم کان اذا مشیٰ علی الصخر غاصت قدماه فیه ''کہ جب رحمت دو جہاں ﷺ پتھروں پر چلتے تو آپ ﷺ کے پیروں کے نشان پتھروں پر لگ جاتے تھے''۔

حضرت علامہ شہاب الدین مصری رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ ننگے پیر پتھروں پر چلتے تھے تو پتھر نرم ہو جاتے تھے اور ان پر آپ ﷺ کے قدموں کے نشان بن جاتے تھے انہی پتھروں کو صحابہ کرام نے حفاظت سے رکھا جو اب تک دنیا میں بہت سی جگہ موجود ہیں۔ خاص طور پر بیت المقدس اور مصر وغیرہ میں بہت ہیں۔ یہ مبارک پتھر پاکستان میں بھی بعض بزرگوں کے پاس موجود ہیں۔ میلاد شریف وغیرہ کی محفل میں ان کو نکالا جاتا ہے۔ لوگ ان کی زیارت کرتے ہیں اور محبت والے مسلمان ان کو تعظیم کی وجہ سے چومتے ہیں۔

پیارے آقا ﷺ کے پیروں کی برکتوں کا اندازہ لگانے کے لئے اور چند واقعات سنیئے۔ حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رحمت دو جہاں ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ذی المجاز میں تھے۔ جو ایک جگہ کا نام ہے اور مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں ابو طالب کو پیاس لگی۔ انہوں نے رحمت دو جہاں ﷺ سے عرض کیا کہ پانی نہیں ہے اور پیاس لگ رہی ہے۔ یہ سن کر تنزل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضرب بقدمہ الارض فخرج الماء فقال اشرب ''حضور ﷺ سواری سے اترے اور زمین پر پیر مارا جس سے پانی نکل آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا پانی پی لو' ابو طالب نے بیان کیا کہ میں نے خوب پانی پیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے پانی نکلنے کی جگہ پر اپنا پیر رکھ دیا تو پانی بالکل بند ہوگیا''۔

مالک دو جہاں ﷺ ایک دن احد پہاڑ پر کھڑے ہوئے تھے کہ وہ پہاڑ کانپنے لگا تو اس پر پیر مارا اور فرمایا۔ ابثت فانما علیك نبی وصدیق وشہیدان ''ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں''۔

حاکم کائنات ﷺ نے صدیق حضرت ابو بکر کو کہا اور حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو جو اس وقت پہاڑ پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے شہید کہا۔ کیونکہ محبوب کبریاء ﷺ کو یہ علم تھا کہ یہ دونوں شہید ہوں گے اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۲۳ ھجری میں شہید ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۳۵ ھجری میں شہید ہوئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ محبوب کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص اپنی اونٹنی لے کر آیا اور کہنے لگا کہ میری یہ اونٹنی بہت سست ہے اور آہستہ چلتی ہے۔ رحمت دو جہاں ﷺ نے اونٹنی کو اپنا پیر مارا۔ قال ابوھریرۃ والذی نفسی بیدہ لقد رأیتھا تسبق القائد ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم وہ اونٹنی ایسی تیز ہوگئی کہ سب سے آگے رہنے لگی''۔

حضرت عبد اللہ ابن ابی طلحہ نے بیان کیا کہ رحمت دو جہاں ﷺ سعد ابن عبادہ کے گدھے پر سوار ہوئے جو بہت سست تھا اور آہستہ چلتا تھا۔ ''تو جب آپ ﷺ نے اس کو واپس کیا تو ایسا تیز ہوگیا کہ کوئی گدھا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے۔ جان کائنات ﷺ تشریف لائے پہلے آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا کی۔ ''پھر حضور ﷺ نے ان کے اپنا پیر مارا جس کی برکت سے وہ اسی وقت ٹھیک ہوگئے اور اس کے بعد کبھی بیمار نہیں ہوئے''۔

یہ تھے شاہ خوباں ﷺ کے مقدس پاؤں جن کی برکت سے پتھر نرم پڑ گئے' زمین سے پانی جاری ہوگیا' ہلتے ہوئے پہاڑ ٹھہر گئے' سست سواریوں میں تیزی آگئی اور بیماروں کو شفا نصیب ہوگئی۔ انہی پیروں کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ یہ خدا کے عرش پر پہنچے اور ان کی وجہ سے مکہ و مدینہ کی زمین بھی برکت والی ہوگئی اب ذرا یہ بھی سن لیجئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کے برکت والے پیروں کا کس قدر احترام کیا کرتے تھے۔

حضرت زراع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کچھ لوگ مل کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے محبت و احترام کی وجہ سے نتقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ ''ہم

نے حضور ﷺ کے ہاتھ اور پیر چومے"۔

حضرت وازع ابن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم محبوب دو جہاں ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے فاخذنا بیدیہ ورجلیہ نتقبلها "تو ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں کو چوما"۔

بہرحال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے محبت و احترام کی وجہ سے محبوب کریم ﷺ کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیا۔ اسی لئے علماء نے کہا کہ ماں باپ' استاذ' پیر' بزرگوں اور نیک عالموں کے ہاتھ یا پیر چومنا جائز ہے جیسا کہ صحابہ سے بھی ثابت ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی عزت کرتے اور ہاتھ پیر چوما کرتے تھے' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پیر چوما کرتے تھے"۔

حضرت ابن جدعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت نے ایک دن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے رحمت دو جہاں ﷺ سے اپنا ہاتھ ملایا ہے۔ قال نعم۔ فقبلها تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا "ہاں" تو حضرت ثابت نے فوراً ان کا ہاتھ چوم لیا۔

جسم اقدس

پیکر حسن و جمال ﷺ کے جسم مبارک کے علیحدہ علیحدہ حصوں کا بیان ہو چکا۔ اب پورے جسم کے متعلق بھی کچھ ایمان تازہ کرنے والی باتیں سن لیجئے۔ آپ ﷺ کا قد نہ لمبا تھا نہ چھوٹا بلکہ درمیانی قسم کے قد سے کچھ زائد تھا لیکن یہ کمال تھا کہ جب آپ ﷺ محفل میں ہوتے تھے یا لوگوں کے ساتھ مل کر چلتے تھے تو سب سے اونچے معلوم ہوتے تھے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ "کہ حضور ﷺ لمبے نہیں تھے مگر جب لوگوں کے ساتھ ہوتے تو سب سے اونچے ہوتے تھے"۔

☆ امام ابن سبع رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انه اذا جلس یکون کتفه اعلی من جمیع الجالسین "جب آپ ﷺ لوگوں میں بیٹھتے تو آپ ﷺ کا کندھا سب سے اونچا ہوتا تھا"۔

آپ ﷺ کے مبارک جسم پر ایک خاص قسم کی شان ظاہر ہوتی تھی۔ اسی لئے آپ ﷺ کو دیکھ کر جانور بھی سجدہ کرتے تھے اور آپ ﷺ کا حکم مانتے تھے۔

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے جان کائنات ﷺ سے آ کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس ایک اونٹ ہے جو سخت حملہ کرتا ہے' کسی کی طاقت نہیں کہ اس کی ناک میں رسی ڈال سکے۔ یہ سن کر حضور ﷺ اٹھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ اٹھ کر چل دیئے۔ آپ ﷺ نے وہاں پہنچ کر دروازہ کھولا۔ "جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف آیا اور سجدہ کیا اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی"۔

مالک دو جہاں ﷺ نے اس کے سر کو پکڑ کر اپنا ہاتھ پھیرا اور رسی منگوا کر اس کی ناک میں ڈال دی

اور اس کو مالک کے ہاتھ میں دے دیا۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ پہچان گیا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ قال انه ليس من شئى الا يعرف انى رسول الله عير كفرة الجن والانس ''تو آپ نے فرمایا بیشک ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں' سوائے کافر جنوں اور انسانوں کے''۔

رحمت دو جہاں ﷺ کے مقدس جسم کا ایک کمال یہ بھی تھا کہ اس کا سایہ نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کا جسم نورانی تھا۔ ہر چیز کو اس جسم سے روشنی ملتی تھی اور روشنی کرنے والے کا سایہ نہیں ہوتا جیسے چاند اور سورج اپنی روشنی پھیلاتے ہیں اور ان کا سایہ نہیں ہوتا۔

☆ حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يرى له ظل فى شمس ولا قمر ''کہ محبوب کریم ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا نہ چاندنی میں''۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لم يكن للنبى صلى الله عليه وسلم ظل ''کہ حضور ﷺ کا سایہ نہیں تھا'' اور جب آپ ﷺ سورج یا چاند کی روشنی میں کھڑے ہوتے تھے تو آپ ﷺ کی روشنی ان دونوں سے زائد ہوتی تھی۔

☆ علامہ امام احمد بن قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لم يكن له صلى الله عليه وسلم ظل فى شمس ولا قمر ''کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں تھا نہ چاندنی میں''۔

☆ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں تھا نہ چاندنی میں''۔

☆ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا کیونکہ اس دنیا میں ہر چیز کا سایہ اس سے زیادہ لطیف (ہلکا) ہوتا ہے اور حضرت محمد ﷺ سے زیادہ اس دنیا میں کوئی چیز لطیف نہیں لہذا اس کا سایہ کس طرح ہو سکتا ہے''۔

صاحب شرف و کمال ﷺ کے مقدس جسم کا ایک کمال یہ بھی تھا کہ کسی قسم کی خوشبو لگائے بغیر اس مبارک جسم سے خوشبو آتی تھی۔ یہاں تک کہ جسم سے نکلا ہوا پسینہ بھی اتنا خوشبودار ہوتا تھا کہ دنیا کی کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''میں نے عنبر' مشک اور کسی خوشبو کو حضور ﷺ کی خوشبو سے زائد خوشبودار نہیں پایا''۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک مرتبہ شاہ خوباں ﷺ نے مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا تو میں نے آپ ﷺ کی نبوت کی مہر کو منہ میں لیا۔ ''تو مشک کی سی خوشبو پھیلنے لگی''۔

☆ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ''کہ نبی کریم ﷺ کو پسینہ آتا تھا تو پسینے کے

قطرے چہرے سے موتیوں کی طرح گرتے تھے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتے تھے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کبھی کبھی دوپہر کو ہمارے گھر آ کر آرام فرماتے تھے جب آپ ﷺ سو جاتے تو آپ ﷺ کو پسینہ آتا تھا۔ میری والدہ آپ ﷺ کے پسینے کی بوندوں کو شیشی میں جمع کر لیتی تھیں۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ان کو ایسا کرتے دیکھا تو پوچھا اے ام سلیم یہ کیا کرتی ہو۔ قالت هذا عرتك نجعله فى طيبنا وهومن اطيب الطيب'' تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملا لیں گے کیونکہ اس کی خوشبو سب سے زائد ہے''۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص رحمت دو جہاں ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ میری بیٹی کی شادی ہے لیکن میرے پاس بیٹی کے لگانے کے لئے خوشبو نہیں ہے۔ آپ ﷺ کچھ عطر دید یجئے۔ نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا کل ایک شیشی لے کر آنا ہم تمہیں خوشبو دیں گے۔ دوسرے دن وہ شخص شیشی لے کر آیا تو جان کائنات ﷺ نے اپنے پسینے کے چند قطرے شیشی میں ڈال دیئے اور کہا یہ اپنی بیٹی کو دیدو اور کہو کہ اس کو لگا لیا کرے۔'' تو جب وہ لڑکی آپ کا پسینہ ملتی تھی تو اس کے گھر سے تمام مدینے والوں کو خوشبو کی مہک آتی تھی۔ اس لئے لوگوں نے اس گھر کا نام بیت الطیبین یعنی خوشبو والوں کا گھر رکھ دیا تھا''۔

☆ حضرت جابر و انس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جان کائنات ﷺ جب کسی راستے سے گزرتے تھے تو وہ راستہ آپ کی خوشبو سے مہک جاتا تھا۔ وقالو سر رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الطريق ''اور لوگ کہنے لگتے تھے کہ اس راستے سے حضور ﷺ گزرے ہیں''۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا راحت جاں ﷺ کی وفات کے بعد جب میں نے آپ کو غسل دیا تو ''تو آپ ﷺ سے ایسی پاکیزہ خوشبو پھیلی کہ ہم نے اس جیسی خوشبو کبھی نہیں پائی''۔

محبوب کبریاء ﷺ کے مبارک جسم کی یہ خوشبو ان کے دنیا سے ظاہری طور پر چلے جانے کے بعد بھی آج تک مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں مہکتی ہے۔ جس کا احساس محبوب کریم ﷺ سے عشق و محبت رکھنے والوں کو ہوتا ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔'' کہ حضرت علامہ شبلی جو محبوب دو جہاں ﷺ سے محبت رکھنے والے عالم تھے۔ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک میں نہیں ہے''۔

☆ حضرت ابوعبداللہ عطار رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔'' کہ محبوب دو جہاں ﷺ کی خوشبو سے مدینے کی ہوا ایسی خوشبودار ہو گئی کہ مشک کافور اور تازہ صندل کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی''۔

یہ تھا میرے' تمام مسلمانوں اور کائنات کا آقا' بے عیب ذات رحمتہ للعلمین احمد مجتبےٰ محمد رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک اور اس کے حصوں کا حال۔ جس کو سننے کے بعد ہر شخص یہی کہے گا کہ اللہ قادر و کریم

نے آپ ﷺ کو ہر طرح بے نظیر و بے مثال پیدا فرمایا اور حق تو یہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا آئینہ اور نمونہ تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یاایھاالناس قدجاکم برھان من ربکم ونزلنا الیکم نورا مبینا ''اے لوگو بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی کھلی دلیل آ گئی اور ہم نے تمہارے پاس روشن نور اتارا''۔

یعنی پیکر نور ﷺ اللہ قادر وکریم کی قدرت اور کمالات کی دلیل ہیں جس نے ان کو پہچان لیا اس نے اللہ کریم کو پہچان لیا۔ جو ان کو پا گیا وہ اللہ کو پا گیا جو ان کا ہو گیا وہ اللہ تعالیٰ کا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ کے مقام کو پہچاننے کی عقل سلیم عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو ان کی سچی اور دائمی محبت اور عشق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین ﷺ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

☆	بیانِ عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارِج اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن